تزک بابری

مترجم

(جناب محمد رحیم صاحب دہلوی)

(۲)

عمر شیخ مرزا فرغانہ کا محصول رعایا پر ظلم وستم کئے بغیر وصول کیا جائے تو اتنی آمدنی میں تین چار ہزار آدمیوں کی گذر بسر ہو سکتی ہے۔ مگر عمر شیخ مرزا بلند ہمت آدمی تھے۔ اور انھیں بڑی سلطنت حاصل کرنے کی خواہش تھی۔ اس لئے وہ ہمیشہ ملک پر قبضہ جمانے کی فکر میں رہتے تھے۔ انھوں نے کئی مرتبہ سمرقند پر چڑھائی کی۔ مگر بعض دفعہ ہار ماننی پڑی اور بعض دفعہ یوں ہی ناکام لوٹے۔

یونس خاں عمر شیخ مرزا کئی دفعہ اپنے خسر یونس خاں کو (جو چنگیز خاں کے دوسرے بیٹے چغتائی خاں کی نسل میں سے تھے اور اُس وقت سلطنت چغتائیہ میں مغلوں کے سردار تھے اور میرے نانا ہوتے تھے) التجا کر کے اپنی کمک کے لئے لائے۔ اور ہر دفعہ اپنے علاقہ میں سے تھوڑا سا علاقہ اُنھیں دیا۔ مگر عمر شیخ مرزا کی آرزو پوری نہ ہوئی۔ یونس خاں کبھی تو عمر شیخ مرزا کے ناروا سلوک کی وجہ سے اور کبھی مغلوں کی سرکشی[لہ] کے سبب اس ملک میں نہ ٹھیر سکے اور مغلستان واپس چلے گئے۔

آخری دفعہ جو انھیں بلایا تو اس زمانے میں تاشقند عمر شیخ مرزا کے قبضہ میں تھا۔ (ایرانی کتابوں میں اس کو کسی نے شاش اور کسی نے چاچ لکھا ہے۔ اور اسی لئے وہ کمان چاچی مشہور ہے) انھوں نے تاشقند بھی خاں کو دے ڈالا۔ اس زمانے سے سنہ ۹۰۸ھ ۱۵۰۲-۳ء تک تاشقند اور شاہرخیہ خوانین چغتائیہ کے قبضہ وتصرف میں رہے۔

لہ یعنی یونس خاں کو اپنے ہی لشکر کی سرکشی کے سبب واپس ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔

والد کی وفات | وہ زمانہ ہے کہ یونس خاں کے بڑے بیٹے سلطان محمود خاں میرے ماموں مغلستان کے حاکم ہیں اور سلطان احمد مرزا (عمر شیخ مرزا کے بڑے بھائی) سمرقند کے بادشاہ ہیں۔ عمر شیخ مرزا نے اپنی داؤں بازیوں سے انھیں بگاڑ ڈالا تھا۔ اس لئے وہ دونوں آپس میں مل گئے۔ سلطان احمد مرزا نے دریائے خجند کے جنوب کی طرف سے اور سلطان محمود خاں نے شمال کی جانب سے ان پر حملہ کر دیا[1]۔ اسی دوران میں عمر شیخ مرزا کو عجیب حادثہ پیش آیا۔

میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اخشی کا قلعہ پہاڑ کی اونچائی پر بنا ہوا ہے۔ اس میں مکانات بھی کنارے پر تھے۔ اسی عرصہ میں پیر کے دن رمضان کی چوتھی تاریخ (۸ جون ۱۴۹۴ء) ایکا ایکی اوپر سے کبوتر خانہ گرا۔ مرزا بھی کبوتروں سمیت گر پڑے۔ اور انتقال ہو گیا۔ اس وقت ان کی عمر انتالیس برس تھی۔

حسب نسب | عمر شیخ مرزا ۸۶۰ھ ہجری میں سمرقند میں پیدا ہوئے۔ وہ سلطان ابو سعید مرزا کے چوتھے بیٹے تھے۔

وہ سلطان احمد مرزا، سلطان محمد مرزا اور سلطان محمود مرزا سے چھوٹے تھے۔

سلطان ابو سعید مرزا، سلطان محمد مرزا کے بیٹے تھے۔

سلطان محمد مرزا سلطان میراں شاہ مرزا کے فرزند تھے۔

اور میراں شاہ مرزا حضرت امیر تیمور گورگانی کے سنجھلے صاحبزادے تھے۔

عمر شیخ مرزا سے چھوٹے جہانگیر مرزا اور شاہرخ مرزا تھے۔

سلطان ابو سعید مرزا نے عمر شیخ مرزا کو پہلے پہل تو کابل دیا۔ اور بابا کابلی کو ان کا مدار المہام بنا کر ساتھ بھیجا۔ پھر بیٹوں کے ختنوں کی شادی[2] میں شریک کرنے کے لئے انھیں درہ گز[3] کے مقام سے سمرقند واپس بلا لیا۔ اور اس تقریب کے بعد اس مناسبت سے کہ امیر تیمور نے

---

[1] یہ حملہ ۸۹۹ھ ہجری میں کیا گیا تھا [2] عمر شیخ مرزا نے [3] یہ تقریب ۸۶۵ھ ۱۴۶۰ء میں ہوئی تھی۔ ابو سعید مرزا نے اپنے بیٹوں کے ختنے کرائے تھے۔ پانچ چھ مہینے تک اس شادی کی تقریبات نہایت دھوم دھام سے منائی جاتی رہیں۔ [4] یہ گھاٹی بلخ کے جنوب میں دریائے دہاس یا بلخاب کے قریب واقع ہے۔

اپنے بیٹے عمر شیخ مرزا کو فرغانہ عطا کیا تھا۔ ابوسعید مرزا نے ان کو اندجان دیا۔ اور تیمور تاش کو ان کا مدار المہام بنایا۔

وضع قطع | ٹھگنا قد تھا۔ چہرہ پر سرخی تھی۔ ڈاڑھی رکھتے تھے۔ بدن بھاری تھا اور مزاج کے ذرا چالاک تھے۔ بہت چست لباس پہنتے تھے۔ حد یہ ہے کہ پٹی باندھتے تو پیٹ سکیڑ لیتے تھے۔ اکثر یہ ہوا ہے کہ پٹی باندھنے کے بعد پیٹ ابھرا، یا سانس لیا تو پٹی ٹوٹ جاتی تھی۔ کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے میں تکلف کو پسند نہ کرتے تھے۔ دستار پیچ کی وضع کی پگڑی باندھتے تھے۔ اس زمانے میں چار پیچ کی پگڑی دستار پیچ ہوتی تھی۔ وہ چین کے بغیر باندھتے اور شملہ چھوڑ دیتے تھے۔ گرمیوں کے زمانے میں دربار کے سوا مغلی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔

اخلاق وعادات | حنفی مذہب اور خوش اعتقاد آدمی تھے۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھتے تھے۔ قضائے عمری سب کی سب ادا کر دی تھیں۔ قرآن شریف اکثر وبیشتر پڑھتے رہتے تھے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے مرید تھے۔ اور اکثر ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب بھی ان کو فرزند فرمایا کرتے تھے۔

علم وادب | وہ خاصے پڑھے لکھے آدمی تھے۔ خمستین، مثنوی اور تاریخ کی کتابیں ان کی نظر سے گذر چکی تھیں شاہنامہ بہت دیکھتے تھے۔ طبیعت موزوں پائی تھی۔ مگر شاعری پر توجہ نہ کی۔

انصاف پروری | منتظم اس کمال کے تھے کہ ایک دفعہ خطا کا کوئی قافلہ اندجان آ رہا تھا جب مشرقی کوہستان کے قریب پہنچا۔ تو ایسی بلا کی برف پڑی کہ سوائے دو آدمیوں کے قافلے کے سارے آدمی مر گئے۔ اس خبر کے سنتے ہی اپنے ملازمین کو بھیج کر تمام مال واسباب جمع کرا لیا۔ حالاں کہ اس مال کے وارث موجود نہ تھے۔ اور نہ کوئی اس کا دعویٰ دار تھا۔ پھر بھی اس تمام مال و اسباب کو بڑی حفاظت سے رکھوایا۔ اور دو ایک سال بعد خراسان اور سمرقند سے مرنے والوں کے وارثوں کو بلوا کر تمام مال واسباب ان کے حوالے کر دیا۔[1]

---

[1] انگریز مورخ اس واقعہ کو بابر کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور وہ پاکستانی اور ہندوستانی مورخین بھی جو انگریزی تاریخوں سے سند لیتے ہیں اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

سخاوت اور بہادری | وہ بہت سخی آدمی تھے اور ایسی ہی اچھی اور بھی خصلتیں تھیں۔ خوش مزاج، فصیح مقرر، شیریں زبان اور بہادر۔۔۔۔ تھے۔ دو دفعہ فوج سے آگے نکل کر تن تنہا شمشیر زنی کی تھی۔ ایک دفعہ آخشی کے دروازہ پر اور دوسری دفعہ شاہرخیہ کے دروازے میں۔

وہ اوسط درجہ کے تیر انداز تھے۔ لیکن گھونسہ ایسا زبردست مارتے تھے کہ چوٹ کھانے والا یقینی طور پر گر پڑتا تھا۔

شراب و کباب | ملک گیری کے شوق کے سبب بہت سے دوستوں سے ٹھن گئی تھی اور بہت سے لوگ ان سے کھٹک گئے تھے۔ شروع شروع میں بڑے بھاری شرابی تھے۔ پھر ہفتہ میں دو ایک دفعہ شراب کے جلسے اُڑنے لگے۔ خوش صحبت آدمی تھے۔ ایسے جلسوں میں مناسب و موزوں اشعار پڑھا کرتے تھے۔ آخر میں معجون[1] بہت کھانے لگے اور معجون نے مزاج میں چڑچڑا پن پیدا کر دیا۔ ہمیشہ چوسر کھیلتے رہتے تھے۔ مگر کبھی کبھار جوئے کا پھڑ بھی جم جاتا تھا۔

پہلی لڑائی | وہ تین لڑائیاں لڑے ہیں۔ پہلی لڑائی یونس خاں سے ہوئی۔ وہ اندجان کے شمال میں دریائے سیحون کے کنارے اس جگہ ہوئی جسے سکرتکہ[2] کہتے ہیں اس میں وہ ہارے اور پکڑے گئے۔

اس مقام کا یہ نام اس لئے پڑ گیا کہ پہاڑ سے جو دریا بہتا ہوا آتا ہے۔ وہ یہاں آکر سکڑا ہوا ہے، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ تکہ یعنی پہاڑی بکرا اس کنارے سے چھلانگ مار کے اس کنارے پر جا پہنچا تھا یونس خاں نے انھیں شکست دی۔ اور یہ پکڑے گئے۔ مگر انھوں نے چھوڑ دیا۔

لڑائی چونکہ اس جگہ ہوئی تھی اس لئے اس لڑائی کا نام ہی جنگ تکہ سکرتکو[3] مشہور ہو گیا۔

دوسری لڑائی | دوسری لڑائی ترکستان میں دریائے ارس کے کنارے پر ازبکوں سے ہوئی۔ وہ سمندر کے قریب آکر لوٹ مار کر جاتے تھے۔ والد نے دریا کو جو جم کر برف ہو گیا تھا پار کیا۔ اور انھیں شکست دی۔ جو مال و اسباب اور اونٹ وغیرہ ازبک لوٹ مار کے لائے تھے۔ وہ انھوں

---

[1] غالباً یہ بھنگ کی معجون ہوتی تھی۔ برصغیر پاک و ہند کے نشہ باز بھی اپنی اصطلاح میں اس کو معجون کہتے ہیں۔
[2] پہاڑی بکرے کی چھلانگ [3] اُس زمانے میں اس لڑائی کو عظیم حادثہ سمجھا جاتا تھا۔

نے چھین کر ان کے مالکوں کو واپس دے دیئے۔ اس میں سے ذرہ بھر کوئی چیز نہ لی۔

تیسری لڑائی | سلطان احمد مرزا سے ہوئی۔ یہ شاہرخیہ اور اوراتیبہ کے بیچ میں خواص[1] نام کے موضع میں ہوئی تھی اس میں انھیں شکست ہوئی۔

زیر اقتدار ممالک | ان کے قبضہ میں یہ ملک تھے۔

تاشقند اور سیرام ان کے بڑے بھائی سلطان احمد مرزا نے دیئے۔

سلطان ابوسعید مرزا نے فرغانہ کا علاقہ دیا۔

شاہرخیہ کو مکروفریب سے لے کے کچھ دن تک اس پر بھی قابض رہے۔

آخر میں تاشقند اور شاہرخیاں کے قبضہ سے نکل گئے تھے اور صرف ملک فرغانہ۔ خجند اور اوراتیبہ جن کا اصل نام اسروستہ اور استروس ہے۔ ان کے پاس رہ گئے تھے۔ بعض لوگ خجند کو فرغانہ کے ملک میں شامل نہیں کرتے۔

سلطان احمد مرزا نے جب مغلوں پر چڑھائی کی اور دریائے جرچق[2] کے کنارے پر مقابلہ ہوا تو شکست ہوئی۔ اوراتیبہ حافظ بیگ دولدائی کے پاس تھا۔ اس نے وہ مرزا کو دے دیا۔ اس دن سے وہ عمر شیخ مرزا کے قبضہ میں رہا۔

ظہیر الدین بابر | ان کی اولاد میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا میں ظہیر الدین بابر ہوں۔ میری ماں قتلق نگار خانم تھیں۔

جہانگیر مرزا | دوسرا بیٹا جہانگیر مرزا تھا۔ وہ مجھ سے دو برس چھوٹا تھا۔ اس کی ماں مغل قوم کے گروہوں کے سرداروں میں سے تھی۔ اس کا نام فاطمہ سلطان تھا۔

ناصر مرزا | تیسرا بیٹا ناصر مرزا تھا۔ اس کی ماں اندجان کی رہنے والی تھی۔ وہ لونڈی تھی اور اس کا نام امیہ تھا۔ ناصر مرزا مجھ سے چار برس چھوٹا تھا۔

خان زادہ بیگم | سب بیٹیوں میں بڑی بیٹی خان زادہ بیگم میری سگی بہن تھیں۔ وہ مجھ سے پانچ برس بڑی

[1] خواص ضلع اوراتیبہ میں واقع ہے [2] اس کو دریائے خجند بھی کہتے ہیں۔ اور چاچ یا شاس کے نام سے بھی مشہور ہے۔

تھیں۔ جب میں نے سمرقند دوبارہ فتح کیا ہے۔ تو میری فوج کو حالاں کہ سرپل کے مقام پر شکست ہو چکی تھی۔ مگر میں پھر بھی پانچ مہینے تک سمرقند میں محصور رہا۔ مگر جب دور قریب کے بادشاہوں اور امیروں میں سے کسی نے بھی مدد نہ کی تو میں مجبوراً سمرقند چھوڑ کر نکلا۔ اس افراتفری اور نفسا نفسی میں خان زادہ بیگم، محمد شیبانی خاں کے ہاتھ پڑ گئیں شیبانی نے ان سے نکاح کر لیا۔ اس سے ایک بیٹا ہوا۔ اس کا نام خرم شاہ تھا۔ بہت خوبصورت جوان تھا۔ شیبانی خاں نے بلخ کا علاقہ اُسے دے دیا تھا۔ اپنے باپ کی وفات کے دو ایک برس بعد وہ بھی مر گیا۔

جب شاہ اسمٰعیل صفوی نے ازبک کو شکست دی۔ اس وقت خان زادہ بیگم وہیں تھیں میری وجہ سے بادشاہ موصوف ان سے بہت اچھی طرح پیش آئے اور اُنھیں عزت و آبرو کے ساتھ میرے پاس بھیج دیا۔ وہ قندز کے مقام پر آ کر مجھ سے ملیں۔ دس برس تک وہ اور میں جدا رہے تھے۔ جب میں اور محمدی کوکلتاش ان سے ملنے گئے۔ تو انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے ہمارے یقین دلانے پر بھی فوری طور پر ہمیں نہ پہچانا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد پہچان گئیں۔

مہربانو بیگم | دوسری بیٹی مہربانو بیگم تھی۔ وہ ناصر مرزا کی ہم بطن بہن تھی۔ اور مجھ سے دو برس چھوٹی تھی۔

شہربانو بیگم | تیسری بیٹی شہربانو بیگم تھی۔ وہ ناصر مرزا کی دوسری سگی بہن تھی اور مجھ سے آٹھ برس چھوٹی تھی۔

یادگار سلطان بیگم | چوتھی لڑکی یادگار سلطان بیگم جو آغا سلطان لونڈی کے پیٹ سے تھی۔

رقیہ سلطان بیگم | پانچویں اور سب سے چھوٹی لڑکی رقیہ سلطان بیگم تھی۔ وہ مخدومہ سلطان بیگم (عرف قراکوزؔ) کے بطن سے تھی۔

یہ دونوں والد کے مرنے کے بعد پیدا ہوئی تھیں۔ یادگار سلطان بیگم کو میری مانی ایسن دولت بیگم نے پالا تھا۔

شیبانی خاں نے جب اخشی اور اندجان فتح کیا۔ تو یادگار سلطان بیگم، حمزہ سلطان

ؔ قراکوز یعنی سیاہ آنکھیں ؔ ۱۵۰۳ء

کے بیٹے مہدی سلطان کے ہاتھ آگئی مگر جب میں نے حمزہ سلطان اور اس کے ساتھیوں کو ختلان کے علاقہ میں شکست دی اور حصار چھین لیا[۱]۔ تو اس وقت یادگار سلطان بیگم میرے پاس آگئی تھی

ان ہی لڑائی جھگڑوں میں رقیہ سلطان بیگم، جانی بیگ سلطان کے ہاتھ پڑ گئی۔ اس سے دو ایک لڑکے بھی ہوئے۔ اب سنا ہے اس کا انتقال ہو گیا۔

میری والدہ قتلق نگار خانم پہلی بیوی قتلق نگار خانم تھیں۔ وہ یونس خاں کی دوسری بیٹی تھیں۔ اور سلطان محمود خاں اور احمد خاں کی بڑی بہن تھیں

میرے نانا یونس خاں یونس خاں، چغتائی خاں کی نسل میں سے تھے جو چنگیز خاں کا دوسرا بیٹا تھا سلسلۂ نسب اس طرح ہے:-

یونس خاں بن ویس خاں بن شیر علی اُغلان بن محمد خاں بن خضر خواجہ خاں بن تیمور خاں بن الیس بوغا خاں بن دوا خان بن ملسون[۲] توابن مواتوکان بن چغتائی خاں بن چنگیز خاں۔

یہاں اس موقعہ پر ان خواتین کا تھوڑا سا حال لکھنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے:-

یونس خاں اور الیس بوغا خاں دونوں ویس خاں کے بیٹے تھے۔

یونس خاں کی والدہ یونس خاں کی والدہ ترکن تھیں۔ وہ شیخ نور الدین بیگ کی بیٹی یا پوتی تھیں جو قوم قبچاق کے امیر تھے اُنھیں امیر تیمور نے سردار بنایا تھا۔

خاندانی عداوت ویس خاں کے انتقال کے بعد مغلوں کا خاندان دو فرقوں میں بٹ گیا۔ چھوٹا فرقہ یونس خاں کی طرف تھا اور بڑا گروہ الیس بوغا کا طرفدار تھا۔

اس سے پہلے الغ بیگ مرزا نے یونس خاں کی بڑی بہن کی شادی عبدالعزیز مرزا سے کر دی تھی۔ اس مناسبت سے امیر زن (نارین گروہ کا امیر) اور میرک ترکمان (جو حراس[۳] کے گروہ کے امراء میں شامل تھا) یونس خاں کو اور مغلوں کے تین چار گھروں[۴] کو الغ بیگ مرزا کے پاس لے گئے۔ تاکہ ان سے مدد حاصل کر کے مغل قوم کے سردار بن جائیں۔

---

[۱] ۱۵۱۱ء [۲] دوا خاں بن براق خاں بن الیس بوغا خاں بن مواتوکان [۳] خراس [۴] تاتاریوں میں قوم کا شمار گھروں اور خیموں کی تعداد سے کیا جاتا تھا۔

زبردست حادثہ | الغ بیگ مرزا نے بے مروتی کی۔ بہت سے لوگوں کو قید کر دیا۔ اور بہت سے لوگوں کو ملک میں اِدھر اُدھر منتشر کر کے پریشانی اور مصیبت میں ڈال دیا۔ اور یونس خاں کو عراق بھیج دیا۔ یہ ہی وہ زمانہ ہے۔ جو مغلوں کے خاندان میں امیرزادں کی زبردست تباہی اور عظیم حادثہ کا دور سمجھا جاتا ہے۔

تبریز میں نوکری | یونس خاں ایک برس سے زیادہ تبریز میں رہے۔ اس زمانے میں جہاں شاہ بارانی قراقویلوق[1] وہاں کا بادشاہ تھا۔ یونس خاں وہاں سے شیراز پہنچے۔ شیراز میں شاہرخ مرزا کا دوسرا بیٹا سلطان ابراہیم مرزا حاکم تھا۔ پانچ چھ مہینے بعد ابراہیم مرگیا۔ اور اس کا بیٹا عبداللہ مرزا اس کا جانشین ہوا۔ یونس خاں نے عبداللہ کی نوکری کر لی اور سترہ اٹھارہ برس وہیں رہے۔

جس زمانے میں سلطان الغ بیگ مرزا اور ان کے بیٹوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہوئی اس زمانے میں ایسن بوغا خاں نے موقعہ پاکر فرغانہ کو کند بادام تک برباد کر دیا۔ اور اندجان پر قبضہ کر کے وہاں کے باشندوں کو قید کر دیا۔

مغلستان کی بادشاہت | سلطان ابو سعید مرزا جب بادشاہ ہوئے۔ تو انھوں نے فوج جمع کی اور یانگی[2] سے اس طرف اسیرہ[3] کے مقام پر جو مغلستان میں ہے۔ ایسن بوغا خاں کو کامل شکست دی اور اس کے بعد سلطان ابو سعید مرزا نے ایسن بوغا خاں کے فتنہ و فساد سے محفوظ رہنے کی یہ تدبیر کی۔ کہ یونس خاں کو اس رشتہ کی بنا پر کہ ان کی بڑی بہن عبدالعزیز مرزا کی بیوی تھیں۔ عراق اور خراسان سے بلا کر دعوتیں کیں۔ اور انھیں محبت و مہربانی سے اپنایا۔ اور مغلوں کے خاندان کا سردار بنا کر مغلستان بھیج دیا۔

اس زمانے میں ساغرجی قبیلے کے تمام سردار ایسن بوغا خاں سے کھٹک کر مغلستان چلے گئے تھے۔ یونس خاں ان سے جا ملے۔ ساغرجی قبیلے میں شیر حاجی بیگ ممتاز شخصیت تھی۔ ان کی لڑکی ایسن دولت بیگم سے یونس خاں کی شادی ہوئی اور مغلوں کی رسم کے مطابق یونس خاں اور ایسن دولت بیگم کو سفید نمدے پر بٹھا کر انھیں خان تسلیم کیا گیا۔

یونس خاں کے ہاں ان سے تین بیٹیاں ہوئیں۔ (باقی آئندہ)

[2] "یانگی" یا "بانگی" مغلی ... دریائے سیر کے کنارے ... مغلستان میں ایک شہر ہے۔ [3] اسیرہ ... تاریخوں میں موجود ہے۔ یہ ... شمال مشرق کی جانب ... کی سرحد پر آباد ہے۔

[1] قراقویلوق یا قراسلو ترکمان یعنی کالی بھیڑوں والے ترکمان۔ فارس اور بغداد کی تاریخوں میں انھیں اسی نام سے یاد کیا گیا ہے۔